جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والا جنت میں فائدہ کیسے حاصل کریگا ؟

كيف يتمتع في الجنة من كان في النار ثم خرج منها ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والا جنت میں فائدہ کیسے حاصل کریگا ؟

جو شخص کچھ دیر جہنم میں رہا اور پھر اسے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ جنت میں کس طرح فائدہ حاصل کریگا؟
اور جہنم میں گزرے ہوئے وقت کے نفسیاتی دباؤ کے ہوتے ہوئے وہ جنت کے فائدہ کو کس طرح محسوس کرینگے ؟

الحمد لله:

اہل سنت و الجماعت کا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے افراد بھی ہونگے جو بغیر حساب و کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو جہنم میں آگ کا عذاب چکھنے کے بعد جنت میں جائیگے، جتنا اللہ چاہے گا انہیں عذاب ہوگا اور پھر وہ جنت میں داخل کر دیے جائینگے.

ان کا جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرنا انہیں جنت میں شقاوت و بدبختی یا پھر ناامیدی میں نہیں ڈالےگا؛ کیونکہ جنت تو نعمتوں والا گھر ہے، اور ان کو بھی وہی کچھ ملےگا جو باقی جنتیوں کو ملےگا جس کا کتاب و سنت میں ذکر بھی کیا گیا ہے.

دلائل میں یہ نہیں ملتا کہ جو لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیے جائینگے انہیں جہنم میں عذاب کی وجہ سے کوئی پریشانی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد کی ہمیں علامات و نشانیاں بھی بتائیں ہیں، جس میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

١ - انہیں آب حیات والی نہر میں ڈالا جائیگا اور وہ نئے سرے سے اگیں گے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائینگے تو اللہ عزوجل کہیں گے:

جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال دو، تو انہیں نکال لیا جائیگا، وہ جل گئے ہونگے اور جل کر سیاہ کوئلہ بن چکے ہونگے، تو انہیں نہر حیات میں ڈالا جائیگا، تو وہ اس طرح اگنا شروع ہونگے جس طرح سیلاب کے پانی میں دانہ اگتا ہے "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ دانہ پیلا لپٹا ہوا اگتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٦١٩٢) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٨٤).

امتحشو: یعنی وہ جل چکے ہونگے، اور المحش: جلد کے جلنے اور ہڈیاں ظاہر ہونے کو کہا جاتا ہے.

دیکھیں: النھایۃ فی غریب الحدیث (٤ / ٣٠٢).

حمما: یعنی وہ کوئلے کی طرح سیاہ جسم ہو چکے ہونگے.

دیکھیں: النھایۃ فی غریب الحدیث (١ / ٤٤٤).

الحبۃ: حاء پر زیر ہے، بیچ کو حبہ کہا جاتا ہے، جو سبزي گھاس وغیرہ کا بیچ ہے اور یہ سیلابی پانی کے کناروں وغیرہ پر اگ آتا ہے.

حمیل السیل: حاء پر زبر اور میم پر زیر ہے، سیلابی پانی کے اوپر جو مٹی اور جھاگ وغیرہ ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ: جو سیلابی پانی اپنے

ساتھ لاتا ہے، اس سے مراد اگنے میں تشبیہ دینا ہے کہ اس کی طراوت اور تیزی اور خوبصورتی کتنی ہوتی ہے.

دیکھیں: شرح مسلم نووی (٣ / ٢٢ - ٢٣).

٢ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ جہنم سے نکلنے کے بعد ان کی حالت بدل جائیگی.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمیوں کے بارہ میں فرمایا:

" جہنمی جہنم میں جانے کے بعد نکالے جائنگے، وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ تلوں کی لکڑیاں ہیں، انہیں جنت کی ایك نہر میں داخل کیا جائیگا تو وہ اس میں غسل کرینگے اور وہاں سے نکلیں گے تو اس طرح ہونگے جیسے سفید کاغذ ہوتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (١٩١).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ تلوں کی لکڑیاں ہیں " دو سین بغیر نقطہ کے پہلی پر زبر اور دوسری پر زیر ہے اور یہ سمسم کی جمع ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے، امام ابو سعادات المبارك بن محمد بن عبدالکریم الجزری معرف ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا معنی - واللہ اعلم - یہ ہے کہ:
سماسم سمسم کی جمع ہے، اس کی لکڑیاں جب اتار کر درخت میں رکھی جائیں تا کہ اس کے دانے باریك اور سیاہ اتاریں جائیں گویا کہ وہ جلی ہوئی ہیں اس طرح اس سے یہ لوگ مشابہ ہوئے.

قولہ: وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ سفید کاغذ ہیں "

یہ قرطاس کی جمع ہے قاف پر زیر اور پیش کے ساتھ دو لغت ہیں اور یہ: اس صحیفے اور کاغذ کو کہا جاتا ہے جس میں لکھا جائے، انہیں اس سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ یہ غسل کرنے کے بعد بہت زیادہ سفید ہونگے اور ان کی ساری سیاہی ختم ہو جائیگی.

دیکھیں: شرح مسلم (٣ / ٥٢).

اور بخاری کی روایت میں ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سفارش کے ساتھ جہنم سے لوگ اس حالت میں نکلیں گے کہ وہ ثغاریر ہیں، میں نے عرض کیا کہ ثغاریر کیا ہیں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الضغابیس "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٦١٩٠).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ثغاریر کے متعلق ابن اعرابی کہتے ہیں: یہ چھوٹی ککڑی ہی اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے.

اس کا مقصود باریکی اور سفیدی کا وصف بیان کرنا ہے.

اور ضغانیس کے متعلق اصمعی کہتے ہیں:

یہ ایسی چیز ہے جو گھاس کی جڑ میں اگتی اور ہلیون بوٹی کے مشابہ ہوتی ہے جو بھون کر تیل اور سرکہ کے ساتھ کھائی جاتی ہے.

اور ايك قول يہ بھى ہے كہ: يہ درخت اور اذخر گھاس كى جڑ ميں ہوتى ہے اور تقريبا ايك بالشت لمبى اور انگلى جتنى باريك ہوتى ہے اور اس كے پتے نہيں ہوتے اور ذائقہ نمكين ہوتا ہے.

اور حربى كى غريب الحديث ميں درج ہے:

الضغبوس: ايك بوٹى ہے جو انگلى جتنى لمبى ہوتى ہے، اس سے كمزور شخص كو تشبيہ دى گئى ہے.

تنبيہ:
ان كى صفت كى يہ تشبيہ اس وقت كى ہے جب وہ اگ جائيں گے، ليكن جب وہ جہنم سے نكليں گے تو وہ كوئلہ كى طرح سياہ ہونگے جيسا كہ اس كے بعد والى حديث ميں آ رہا ہے.

ديكھيں: فتح البارى (١١ / ٤٢٩).

٣ ـ ان ميں سے ہر ايك شخص لولو موتى كى طرح ہو گا، اور اللہ سبحان و تعالى اس پر اپنى رضامندى نازل كريگا اور كبھى بھى ناراض نہيں ہو گا.

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ... اللہ سبحانہ و تعالى كہے گا: فرشتے بھى سفارش كر چكے، اور انبياء نے بھى سفارش كر لى، اور مومن بھى سفارش كر چكے ہيں، اور اب ارحم الراحمين كے علاوہ كوئى نہيں ہے، چنانچہ اللہ ارحم الراحمين آگ سے ايك مٹھى بھريں گے اور ايسے لوگوں كو نكاليں گے جنہوں نے كبھى بھى كوئى نيكى اور خير كا كام نہ كيا ہو گا اور وہ جل كر كوئلہ بن چكے ہونگے.

انہيں جنت كے سامنے ايك نہر ميں ڈالا جائيگا جسے نہر حيات كہا جاتا ہے، تو وہ اس نہر سے اس طرح نكليں گے جيسے بيج سيلابى پانى ميں اگتا ہے...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو وہ موتی کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہر ہوگی جنتی انہیں پہچانتے ہونگے، کہ یہ لوگ اللہ کے آزاد کردہ ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالی نے بغیر کسی عمل اور نیکی کا کام کیے ہی جنت میں داخل کیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالی فرمائیگا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ تم جو کچھ دیکھتے ہو وہ تمہارا ہے، تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا، تو اللہ عزوجل فرمائینگے:

میرے پاس تمہارے لیے اس سے بھی بہتر چیز ہے، تو وہ عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار اس سے افضل کیا چیز ہے ؟

تو اللہ عزوجل فرمائیگا: میری رضا و خوشنودی ہے، میں تم پر کبھی بھی ناراض نہیں ہونگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (۷۰۰۲) صحیح مسلم حدیث نمبر (۱۸۳).

یہ عظیم حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والوں کی حالت بیان کی ہے، اور اس میں ان لوگوں کی ایسی عزت و تکریم بیان ہوئی ہے جو اللہ انہیں ہبہ فرمائیگا، جو اللہ کے فضل و کرم میں شامل ہوتا ہے وہ عزت و تکریم والی اشیاء درج ذیل ہیں:

ا ۔ نہر حیات میں ڈالا جانا اور نئے سرے سے پیدائش.

ب ۔ وہ نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے موتی ہوتا ہے اور ان کی گردنوں میں مہریں ہونگی.

ج ـ اللہ سبحانہ و تعالی انہیں وہ کچھ عطا کریگا جو انہیں جنت میں نظر آئیگا اور جو پائیں گے.

د ـ ان نعمتوں اور انتہائی خوشی و سرور حاصل ہونے کی وجہ سے ان کا گمان ہو گا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کی وہ عزت و تکریم کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی.

ھـ ـ ان پر اللہ سبحانہ و تعالی کی رضامندی و خوشنودی نازل ہو گی، اور اللہ ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہو گا.

جنت میں داخل ہونے والوں کی اللہ کی جانب سے عزت و تکریم اس سے بھی واضح اور یقینی ہوتی ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے اس آخری شخص کا علم ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکال کر سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائیگا، وہ شخص جہنم سے گھسٹ کر نکلےگا، تو اللہ عزوجل اسے کہینگے:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جنت کی جانب جائیگا تو اسے ایسا لگے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ واپس آ کر عرض کریگا: اے میرے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالی کہےگا:

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ شخص جائیگا تو اسے ایسا خیال ہو گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے، وہ پھر واپس آ کر عرض کریگا: اے اللہ میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے، جاؤ جا کر جنت میں داخل ہو جاؤ، تجھے جنت میں دنیا اور اس کے دس گناہ جتنی جگہ ملے گی ـ یا فرمایا: تجھے دنیا کی دس مثل ملےگا ـ تو وہ شخص عرض کریگا:

اے الله كيا مجھ سے مذاق كر رہے ہو - يا كہےگا - ميرے ساتھ ہنسى كر رہے ہو - حالانكہ تو مالك الملك اور بادشاہ ہے، راوى بيان كرتے ہيں كہ: ميں نے ديكھ كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم اتنا ہنسے كہ آپ كى داڑھ نظر آنے لگيں، اور آپ فرمايا رہے تھے: يہ شخص جنت ميں سب سے كم درجہ اور مقام والا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (٦٢٠٢) صحيح مسلم حديث نمبر (١٨٦).

٤ - ان پر جہنميوں يا جبار كے آزاد كردہ كے نام كا اطلاق ہو گا، اور پھر بعد ميں يہ نام ختم كر ديا جائيگا.

انس بن مالك رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" كچھ لوگ آگ سے نكليں گے كہ انہيں آگ كا عذاب جلا چكا ہوگا، چنانچہ وہ جنت ميں داخل ہونگے اور جنتى انہيں جہنميوں كے نام سے پكاريں گے "

صحيح بخارى حديث نمبر (٦١٩١).

اور مسند احمد ميں انس رضى الله تعالى عنہ سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" .... چنانچہ وہ جنت ميں داخل ہونگے اور جنتى انہيں كہيں گے: يہ لوگ جہنمى ہيں!! تو الله جبار فرمائيگا: بلكہ يہ جبار عزوجل كے آزاد كردہ ہيں "

مسند احمد حديث نمبر (١٢٠٦٠) اسے ابن مندہ نے الايمان (٢ / ٨٤٧) اور ابن خزيمہ (٢ / ٧١٠) ميں اور علامہ البانى رحمہ الله نے حكم تارك الصلاۃ (٣٣) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور ابن حبان ميں ابو سعيد خدرى رضى الله تعالى عنہ سے مروى ہے كہ نبى كرم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" ..... جنت میں انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے، تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ہمارا یہ نام ختم کر دے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو اللہ سبحانہ و تعالی انہیں جنت کی نہر میں غسل کرنے کا حکم دینگے، تو اس طرح اس کا یہ سیاہ رنگ ختم ہو جائیگا "

ابن حبان (١٦ / ٤٥٨) نے اسے صحیح کہا ہے، اور شعیب ارناؤوط نے بھی صحیح کہا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جنت میں ایك بار غسل کے لیے ڈبکی لگانے سے ہی مسلمان شخص ہر تنگی اور تکلیف کو بھول جائیگا جو اسے دنیا میں حاصل ہوئی تھی، تو پھر جس شخص کا مستقل ٹھکانہ اور گھر جنت ہو اس کی حالت کیا ہو گی ؟!

اور یہ بعید نہیں کہ یہ تکلیف اور تنگی اس کو بھی شامل ہو جو مسلمان کو آگ میں رہتے ہوئے حاصل ہوئی تھی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روز قیامت جہنم والوں سے اس شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز و نعمت والا تھا تو اسے جہنم کی آگ میں ایك ڈبکی دی جائیگی اور پھر اسے کہا جائیگا:

اے ابن آدم کیا تو کبھی کوئی خیر دیکھی ہے ؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی نعمت اور آسودگی بھی آئی ہے ؟

تو وہ کہےگا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں.

اور جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں اور اذیت میں رہا اور اسے جنت میں ایك ڈبکی دی جائیگی اور اسے کہا جائیگا: اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف اور اذیت بھی دیکھی ہے ؟

تو وہ عرض کریگا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم کبھی نہیں مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی، اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی تنگی دیکھی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٨٠٧).

جنت میں ڈبکی لگانے سے ہر تکلیف و اذیت اور تنگی بھول جائیگی حتی کہ آگ کا عذاب بھی اس کے علاوہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نہر حیات میں ڈالے جانے کے بعد انکی حالت بھی بدل جائیگی اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص جنت میں داخل ہو گا اسے نعمتیں حاصل ہونگی اور وہ کبھی بھی تنگی و تکلیف نہیں اٹھائیگا، نہ تو اس کا لباس بوسیدہ ہوگا، اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٨٣٦).

یہ نعمتیں جنت میں داخل ہونے والے سے یقینی طور پر تنگی و تکلیف کی نفی کرتی ہیں، اور جنت میں داخل ہونے والے کے لیے عام ہے، چاہے وہ پہلے جہنم میں داخل ہوا ہو یا داخل نہ ہوا ہو.

قاضی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:
" اس کا معنی یہ ہے کہ جنت ثبات اور قرار کا گھر ہے، اور اس میں کسی بھی تبدیلی کا امکان نہیں؛ چنانچہ نہ تو اس کی نعمت میں کوئی تکلیف و تنگی پائی جاتی ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی فساد و تبدیلی ہو گی... "

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (٧ / ١٩٤).
اس سب کچھ کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے اہل جنت کا جنت میں داخل ہونے کے بعد حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

} اور وہ کہیں گے سب تعریفات اس اللہ کی ہی ہیں جس نے ہم سے غم و پریشانی اور تکلیف کو دور کیا، یقینا ہمارا پروردگار بڑا بخشش والا اور بڑا قدر دان ہے، جس نے ہم اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچےگی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچےگی {فاطر (٣٤ - ٣٥).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یعنی: وہ گھر جس میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا، اور وہ گھر جس میں رہنا مرغوب ہے، کیونکہ وہاں کثرت خیرات ہے اور اس کی خوشی و سرور مسلسل ہے، اور وہاں کوئی تنگی اور تکلیف نہیں.

اور یہ ہم پر اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم کی بنا پر ہے نہ کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے، اگر اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم نہ ہو تو ہم اس تك نہ پہنچ پاتے جہاں پہنچ گئے ہیں.

} جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچےگی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچےگی {

یعنی: اس جنت میں نہ تو جسمانی تھکاوٹ ہوگی، اور نہ ہی دل اور قوی کی تھکاوٹ، اور نہ ہی کثرت تمتع میں تھکاوٹ ہو گی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی جنتیوں کے جسموں کو پوری صحت میں کردیں گے،

اور ان کے لیے ایسے اسباب مہیا کرینگے جو ہمیشہ کے لیے راحت کا باعث ہوں، جو اس صفت کے ساتھ ہونگے کہ انہیں نہ تو کوئی تکلیف اور تنگی ہو گی اور نہ ہی تھکاوٹ آئیگی، اور نہ کوئی غم اور پریشانی "

دیکھیں: تفسیر السعدی (٦٨٩).

واللہ اعلم .